سوال

(428) لے پالک کی وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ معین الحق نامی ایک شخص خوشحال منڈل نامی شخص کا پوتا ہے مدت ہوئی ہے کہ معین الحق کا والدبیان الحق منڈل اس کی صغر سنی میں اس کے دادے خوشحال منڈل نے کے سامنے فوت ہوگیا پس معین الحق کے دادے خوشحال منڈل نے اس کی پرورش کی اوراس کے تعلیم و تعلم کا بندوبست کیا حتی کہ وہ سن بلوغت کو پہنچ گیا خوشحال منڈل نے منقولہ اور غیر منقولہ تمام اشیا معین الدین اور معین الحق کے چچااپنے دوسرے بیٹے عبد الغفور منڈل کے درمیان برابر برابر نصف تقسیم کر کے ان کو ان اشیاء کا مالک بنادیا وہ اس واقعے کے تقریباً سولہ سال بعد تک زندہ رہا۔ اس دوران میں خوردو نوش اور نشست برخاست کے اکثر اوقات میں معین الدین ہی اپنے دادے ، کی خدمت بجالاتا رہا حتی کہ خوشحال منڈل نے اپنی موت سے قبل اپنے ہوش و حواس کی سلامتی کے ساتھ اپنے علاقے کے تمام چھوٹے بڑوں کو جمع کیا اور حاضرین مجلس سے کہا تم لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے اپنے پوتے معین الحق اوراپنے دوسرے بیٹے عبدالغفور کو اپنی منقولہ اور غیر منقولہ تمام اشیا نصف نصف برابر تقسیم کر کے دے دی ہیں لہٰذا تم اس پر آئندہ کے لیے گواہ رہنا کہ میں نے معین الحق کو اپنی خدمت کے باعث اور میری تنگی و آسانی کا ساتھی ہونے کے عوض اپنی منقولہ اور غیر منقولہ اشیا میں نصف اس کو دے دی ہیں اور باقی نصف عبد الغفور کو۔ پس اس صورت میں یہ ہبہ ہبہ بلا عوض ہو گا یا ہبہ بالعوض ۔ اگر یہ ہبہ بالعوض ہے تو کیا معین الحق مذکور نصف کا مستحق بن سکتا ہے یا نہیں؟ اگر یہ وصیت ہے تو وہ کتنے حصے کا مستحق ہو گا؟ یہ بھی مخفی نہ رہے کہ دونوں فریق اپنے باپ اور دادے کی تمام اشیا میں تصرف وقابض ہیں)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(یہ ہبہ بلا عوض ہو یا بالعوض دونوں صورتوں میں ہبہ لازم ہے اوراس سے رجوع کا حق ساقط ہو چکا ہے لہٰذا معین الحق اس نصف کا مستحق ہے جو اس کے دادے خوشحال منڈل نے اس کو عطا کیا ہے اوراس پر اسے قابض بنا کر دنیا سے رخصت ہوا ہے یہ کچھ کہا گیا ہے یہ حدیث کے موافق ہے اور فقہ حنفی کے بھی موافق ہے جہاں تک حدیث کی موافقت کا تعلق ہے تو وہ اس لحاظ سے کہ ہبہ میں رجوع کرنا صرف باپ کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو دیے ہوئے ہبے میں رجوع کر لے چنانچہ خوشحال منڈل کو اپنی زندگی میں اس ہبے سے رجوع کرنے کی اجازت تھی کہ وہ معین الحق کو دیے ہوئے ہبے کو واپس لے لیتا پس جب اس نے اپنی زندگی میں اس سے رجوع نہ کیا تو کسی اور کو یہ ہبہ واپس کرنے کا حق نہیں رہا مشکوۃ شریف (ص206 مطبوعہ مجتبائی دہلی) پر ہے)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یرجع احد فی ہبتہ الا والد من ولدہ [1] (رواہ النسائی وابن ماجہ)

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کوئی شخص اپنے ہبے سے رجوع نہ کرے مگر والد اپنی اولاد سے (واپس لے سکتا ہے)

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ "[2] (رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وصححہ الترمذی)

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ (کسی کو) کوئی چیز دے کر واپس لے لے سوائے والد کے جو کچھ وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے) اور جو شخص تحفہ دے کر واپس لیتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے حتی کہ جب ضرورت سے زیادہ سیر ہوجاتا ہے تو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹنے لگتا ہے)

واما موافقت فقہ حنفیہ پس بدوجہت یکی آنکہ ایں ہبہ بذی رحم محرم خوشحال منڈل است وہبہ بذی رحم محرم بروفق فقہ حنفیہ لازم میگردد وحق رجوع ازاں ساقط یشود دوم آنکہ واہب یعنی خوشحال منڈل بعد ہبہ بمردوچوں واہب بعد ہبہ بمیر وہبہ اولازم میگردد وحق رجوع ازاں سقوط می پذیرد۔

(رہی فقہ حنفی کے ساتھ اس کی موافقت تو وہ دوطرح ہے ایک تو ایسے کہ یہ ذی رحم رشتے دار خوشحال منڈل کا ہبہ ہے اور ذی رحم رشتے کا ہبہ فقہ حنفی کے مطابق لازم ہوجاتا ہے اس سے رجوع کرنے کا حق ساقط ہوجاتا ہے اور دوسرا اس لحاظ سے کہ ہبہ کرنے والا خوشحال منڈل ہبہ کرنے کے بعد فوت ہوگیا اور جب ہبہ کرنے والا ہبہ کرنے کے بعد فوت ہوا تو اس کا ہبہ لازم ہوجاتا ہے اور اس سے رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے) درہدایہ مع الکفایہ (174/3 مطبوعہ دہلی) میگوید۔

"وان وہب ہبۃ لذي رحم محرم منہ لم یرجع فیہا لقولہ علیہ السلام اذا کانت الہبۃ لذي رحم محرم منہ لم یرجع فیہا ولآن المقصود صلۃ الرحم وقد حصل"

(ہدایہ میں ہے اگر وہ (واہب) کسی محرم رشتے دار کے لیے ہبہ کرے تو وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب ہبہ محرم رشتے دار کے لیے ہو تو وہ اس میں رجوع نہیں کرسکتا کیوں کہ اس ہبہ کا مقصود صلہ رحمی ہے تو وہ اس ہبے کے ساتھ حاصل ہوچکا ہے) ونیز دراں میگوید۔

"واذ وہب ہبۃ لآجنبی فلہ الرجوع فیہا (الی قولہ) الاان یعوضہ عنہا الی قولہ ... یموت احد المتعاقدین لآن بموت الموہوب لہ ینتقل الملک الی الورثۃ فصار کما اذا انتقل فی حال حیاتہ واذا مات الواہب فوارثہ اجنبی عن العقد اذ ہوما اوجبہ" انتہی

(نیز ہدایہ کے مولف کہتے ہیں جب وہ کسی اجنبی (غیر محرم رشتے دار) کو ہبہ کرے تو اسے واپس لینا جائز ہے۔ الا یہ کہ وہ اس کا عوض دے۔ متعاقدین (واہب و مواہب و موہوب لہ) میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے۔ کیوں کہ موہوب لہ کی موت کے ساتھ وارثوں کی طرف منتقل ہوجاتی ہے تو وہ ایسے ہی ہوجاتا ہے جیسے اس (موہوب لہ) کی حیات میں یہ انتقال ملکیت ہوا ہے اور اگر واہب مرگیا تو اس کے وارث کو عقد ہبہ سے کچھ تعلق نہیں ہے کیوں کہ اس نے عقد ہبہ نہیں کیا تھا)

وایں ہبہ حقیقتاً است نہ درحکم وصیت کہ نفاذش درثلث ترکہ (بعد تقدیم ماتقدم علی الوصیۃ) یشود زیرا کہ ہبہ درحکم وصیت درآنوقت یشود کہ واہب درمرض الموت خود ہبہ کردہ باشد نہ اینچنیں ہبہ کہ واہب بعد ہبہ تامدت شانزدہ سال زندہ ماندہ وفات یافتہ باشد۔

(نیز یہ ہبہ حقیقی ہے نہ کہ وصیت کے حکم میں جس کو (بعد تقدیم ماتقدم علی الوصیۃ) ترکے کے تہائی میں نافذ کیا جائے کیوں کہ ہبہ اس وقت وصیت کے حکم میں ہوتا ہے جب ہبہ کرنے والے نے اپنی مرض الموت میں ہبہ کیا ہو نہ کہ سوال میں مذکور ہبہ میں اس لیے کہ اس صورت میں تو واہب ہبے کے بعد سولہ سال تک زندہ رہا اور پھر اس نے وفات پائی)

درمشکوۃ شریف (ص334) است۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ ، أَنَّ رَجُلًا ، مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ : قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ ، فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً[3] (روا مسلم)

(عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے قریب اپنے چھے غلام آزاد کر دیے اور اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو بلایا اور انھیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا پھر ان کے مابین قرعہ اندازی کی تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے)

ودرہدایہ مع الکفایہ (138/4) مرقوم است۔

"والمقعد والمفلوج والآشل والمسلول اذا تطاول ذلک فلم یخف منه الموت فهبته من جمیع المال لانه اذا تقادم العهد صار طبعا من طباعه ولهذا لا یشتغل بالتداوي ولو صار صاحب فراش بعد ذلک فهو کمرض حادث وان وهب عندما اصابه ذلک ومات من ایامه فهو من الثلث اذا صار صاحب فراش لانه یخاف مه الموت ولهذا یتداوي فیکون مرض الموت"

(نیز ہدایہ میں ہے مقعد (جو اٹھ نہیں سکتا) مفلوج (جو فالج زدہ ہو) اشل (جو اشل ہو گیا) اور مسلول (جو سل کے مریض میں بتلا ہو) کو جب ان امراض میں ایک لمبی مدت ہو چکی ہو اور فی الحال اس کے مرجانے کا خوف نہ ہو تو اس کا ہبہ پورے مال سے معتبر ہے کیوں کہ جب زمانہ دراز ہوا تو یہ مرض من جملہ اس کی طبائع کے ایک طبیعت بن گیا اسی وجہ سے وہ اس کے دوا و علاج میں مشغول نہیں ہوتا ہے اور اگر وہ اس ہبے کے بعد صاحب فراش بن گیا تو وہ مرض حادث کے مانند سمجھا جائے گا اور اگر اس نے اس مرض (گھٹیا اور فالج وغیرہ) کے لاحق ہونے کے وقت ہبہ کیا اور انھیں ایام میں مر گیا (یعنی مرض میں زمانہ دراز نہیں ہوا) تو تہائی سے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ صاحب فراش بن چکا ہو کیوں کہ یہ ایسا مرض ہو جس سے موت کا خوف ہے اسی وجہ سے وہ دوا کرنے میں مشغول ہوتا ہے تو یہ مرض الموت کے افراد میں سے ہے)

---

[1]۔ سنن النسائی رقم الحدیث (3689) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2378)

[2]۔ سنن ابی داود (3539) سنن الترمذي (2132) سنن النسائی رقم الحدیث (3690) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2377)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1668)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 654

محدث فتویٰ